

بدائع الصنائع میں فقہی اصولوں کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ: کتاب الکفالة، الحوالہ، الوکالہ، الصلح اور شرکت کے ابواب کے تناظر میں

A Research-Based Analytical Study of Legal Principles in Badā' i ' al-Ṣanā' i ' : In the Context of Kitāb al-Kafāla, al-Hawāla, al-Wakāla, al-Ṣulḥ, and al-Sharīka

Abdul Aziz

PhD Scholar, Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar Campus

Prof. Dr. Nisar Muhammad

Supervisor, Prof. at Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar Campus

Abstract

This research-based analytical study examines the legal principles articulated in Imam al-Kāṣānī's Badā' i ' al-Ṣanā' i ', focusing on the selected chapters of Kitāb al-Kafāla (suretyship), al-Hawāla (transfer of debt), al-Wakāla (agency), al-Ṣulḥ (conciliation), and al-Sharīka (partnership). The study investigates the sources, interpretations, and methodological approaches employed by Imam al-Kāṣānī in formulating rules within the Hanafi legal framework. It analyses the jurisprudential foundations of these principles and explores their historical development alongside the scholarly debates they generated. Furthermore, the research highlights the continued relevance of these principles in addressing contemporary legal and socio-economic issues, particularly within Islamic banking, contractual law, and dispute resolution. By situating Imam al-Kāṣānī's contribution within both the classical Hanafi tradition and modern applications, the study demonstrates the intellectual depth, adaptability, and enduring significance of Badā' i ' al-Ṣanā' i ' in the evolution of Islamic jurisprudence.

Keywords: Islamic Jurisprudence, Hanafi Fiqh, Badā' i ' al-Ṣanā' i ', Legal Principles, Contractual Law, Contemporary Relevance

تمہید:

اسلامی فقہ ایک مکمل اور جامع قانونِ حیات فراہم کرتا ہے جو نہ صرف عبادات بلکہ معاملات، معاہدات اور دیگر تمام زندگی کے امور کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس فقہ کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے، جن میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے اصول و ضوابط مقرر کیے ہیں تاکہ وہ اپنی زندگی کو ایک منظم اور عدلیہ کے اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔ ان اصولوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے لیے مختلف فقہاء نے تفصیلی شرحیں اور توضیحات فراہم کی ہیں، جن میں بدائع الصنائع ایک نہایت اہم اور مؤثر کتاب ہے۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی کی مشہور اور معتبر تصنیف ہے، جو فقہ حنفی میں ایک عظیم مقام رکھتی ہے۔ امام کاسانی نے اس کتاب میں مختلف فقہی مسائل اور اصولوں کی وضاحت کی ہے، جن کی بنیاد پر فقہ حنفی کے مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔ ان کی یہ کتاب دراصل اپنے عہد کے پیچیدہ فقہی مسائل کو حل کرنے کی ایک جامع کوشش ہے، اور اس میں مختلف اصول و ضوابط کو بیان کیا گیا ہے جو اسلامی قوانین کی تطبیق میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔¹

کتاب بدائع الصنائع میں مختلف ابواب میں کفالة، حوالہ، وکالہ، صلح اور شرکت جیسے اہم فقہی موضوعات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ اصول ان معاہدات اور مالی تعلقات کے حوالے سے ہیں جو زندگی کے مختلف شعبوں میں لوگوں کے درمیان قائم ہوتے ہیں۔ امام کاسانی نے نہ صرف ان اصولوں کو پیش کیا ہے بلکہ ان کے اطلاق کی مختلف صورتوں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ان اصولوں میں اختلافات، مختلف فقہاء کے اقوال اور اس کے بعد ان اصولوں کی تطبیق پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔² اس تحقیق کا مقصد بدائع الصنائع میں وارد فقہی اصولوں کا تفصیلی جائزہ لینا ہے، خاص طور پر کفالة، حوالہ، وکالہ، صلح اور شرکت کے ابواب کو منتخب کر کے ان کی مصادر، تفسیریں اور اطلاقی

صورتوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اس کے ذریعے ان اصولوں کے جدید دور میں اطلاق کی صورتوں کا بھی جائزہ لیا جائے گا، تاکہ ان کی اہمیت اور افادیت کو موجودہ قانونی اور معاشی نظام میں سمجھا جاسکے۔ امام کا سانی کی یہ کتاب نہ صرف فقہ حنفی کی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہے بلکہ اس کی روشنی میں مسلمانوں کو اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس تحقیق میں ہم ان فقہی اصولوں کی تفصیلات، ان کے تاریخی پس منظر، مختلف فقہاء کے اقوال اور ان کے اطلاقی پہلوؤں کا جائزہ لیں گے تاکہ اس کتاب کی اہمیت اور اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔ یہ تحقیق نہ صرف فقہ حنفی کے اصولوں کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے مفید ہوگی بلکہ اس سے موجودہ دور میں اسلامی فقہ کی اہمیت اور اس کے عملی اطلاق کو بھی واضح کرنے میں مدد ملے گی۔³

اسلامی فقہ کا تعارف:

اسلامی فقہ، جو کہ قرآن و سنت پر مبنی ہے، مسلمانوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو ترتیب دینے کے لیے اصول وضع کرتی ہے۔ اس میں عبادات، معاہدات، مالیات، اور معاشرتی تعلقات کے لیے راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اسلامی فقہ کو سمجھنے کے لیے اس کی بنیادی مصادر یعنی قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلات پر غور کرنا ضروری ہے۔ قرآن ایک عالمگیر راہنمائی فراہم کرتا ہے جس میں ہر انسان کے لیے زندگی کے اصول اور ضوابط درج ہیں، جبکہ سنت نبوی ﷺ ان اصولوں کی عملی تشریح اور وضاحت کرتی ہے۔ اسلامی فقہ کے مختلف مکاتب فکر (فقہ حنفی، فقہ شافعی، فقہ مالکی اور فقہ حنبلی) میں اصولوں کی تشریح مختلف ہو سکتی ہے، مگر ان سب کا مقصد ایک ہی ہے: انسانوں کی فلاح اور ان کے حقوق کا تحفظ۔ ان اصولوں کی بنیاد پر عدلیہ کے فیصلے کیے جاتے ہیں اور معاشرتی معاملات کو صحیح راستے پر ڈالا جاتا ہے۔

بدائع الصنائع کا تعارف اور اس کا مقام:

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی کی مشہور اور اہم تصنیف ہے جو فقہ حنفی کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس کتاب کا مقصد فقہ حنفی کے قواعد و ضوابط کو واضح کرنا اور ان کی عملی تطبیق کو آسان بنانا تھا۔ امام کا سانی نے اس کتاب میں اسلامی قوانین کے مختلف شعبوں کی تفصیل بیان کی ہے، جیسے مالی معاملات، معاہدات، اور مختلف فقہی مسائل کے حل کے لیے اصول وضع کیے ہیں۔ بدائع الصنائع میں امام کا سانی نے فقہ حنفی کے مختلف اہم مسائل پر بحث کی ہے اور اصولی نوعیت کے ضوابط کو مختلف فقہی تفریعات سے مستنبط کیا ہے۔ ان کی اس کتاب کو فقہ حنفی میں ایک اہم مقام حاصل ہے اور اس کے ذریعے اسلامی فقہ کے اصولوں کو گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب میں امام کا سانی نے تمام فقہی اصولوں کو ایک منظم انداز میں مرتب کیا، جس کی وجہ سے یہ کتاب فقہ حنفی کی بڑی تصانیف میں شمار کی جاتی ہے۔⁴

تحقیقی مقصد اور دائرہ کار:

اس تحقیق کا مقصد بدائع الصنائع میں موجود فقہی اصولوں کا تجزیہ کرنا ہے، خاص طور پر ان ابواب کا جو کتاب الکفالم، الحوالہ، الوکالہ، الصلح، اور الشریک سے متعلق ہیں۔ ان اصولوں کو سمجھنا اور ان کا جائزہ لینا اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ اصول اسلامی معاشرت اور معاہدات کے حوالے سے اہمیت رکھتے ہیں۔ اس تحقیق میں ان فقہی اصولوں کی تفصیل سے وضاحت کی جائے گی، ان کے مصادر کو تلاش کیا جائے گا، اور پھر ان کے اطلاقی پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ، ان اصولوں کی موجودہ دور میں اہمیت اور اطلاق پر بھی بحث کی جائے گی، تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ اسلامی فقہ کے یہ اصول آج کے معاشی، تجارتی اور قانونی نظام میں کس طرح کارگر ثابت ہو سکتے ہیں۔

تحقیقی سوالات:

اس تحقیق کے دوران مندرجہ ذیل سوالات پر غور کیا جائے گا:

1. بدائع الصنائع میں کتاب الکفالم، الحوالہ، الوکالہ، الصلح، اور الشریک میں موجود فقہی اصول کون سے ہیں؟

2. امام کاسانی نے ان اصولوں کو کس طرح بیان کیا ہے اور ان کے مصادر کیا ہیں؟

3. ان اصولوں کو جدید دور میں کس طرح اپنانا اور اطلاق کرنا ممکن ہے؟

2. بدائع الصنائع کا تاریخی پس منظر

امام کاسانی کی سوانح حیات اور علمی خدمات:

امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، جنہیں فقہ حنفی کے ممتاز علماء میں شمار کیا جاتا ہے، 490ھ کے قریب کاسان (ماوراء النہر) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام علمی میدان میں الکاسانی کے لقب سے معروف ہے اور ان کا شمار اسلامی فقہ کے ان بزرگ مفکرین میں ہوتا ہے جنہوں نے اسلامی قوانین کی تدوین اور تشریح میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ امام کاسانی نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی اور پھر سمرقند، بغداد اور دیگر علمی مراکز میں اپنی تعلیم کو مزید مستحکم کیا۔ آپ نے نہ صرف فقہ حنفی کی بنیادوں کو مستحکم کیا بلکہ اسلامی مالیاتی قوانین، معاہدات اور مختلف فقہی مسائل پر گہرائی سے کام کیا۔ امام کاسانی کی اس علمی کاوش نے فقہ حنفی کو ایک منظم اور مدون شکل دی، جو آج تک معتبر اور مستند سمجھی جاتی ہے۔ امام کاسانی کی سب سے مشہور تصنیف بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ہے، جس میں آپ نے اسلامی فقہ کے اصولوں کو تفصیل سے بیان کیا اور ان کی عملی تطبیق کو واضح کیا۔ اس کتاب کو اسلامی فقہ میں ایک اہم مقام حاصل ہے، خاص طور پر فقہ حنفی کے حلقوں میں جہاں اسے ایک مستند مصدر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔⁵

بدائع الصنائع کا فقہ حنفی میں مقام:

بدائع الصنائع کو امام کاسانی نے اپنے اساتذہ کی تعلیمات اور اپنے اجتہادی فیصلوں کی بنیاد پر مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف فقہ حنفی کے اصولوں کو مدون کرتی ہے بلکہ اس میں موجود فقہی قاعدے، اصول اور ضوابط اس دور کے جدید مسائل پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ امام کاسانی نے اس کتاب میں مختلف فقہی مسائل کو ترتیب دیا اور ان کے حل کے لیے اصولی بنیادیں فراہم کیں۔⁶ کتاب میں مختلف ابواب اور فصلوں میں امام کاسانی نے اسلامی قوانین کی وضاحت کی ہے، جن میں معاہدات، جائیداد، مالی معاملات، اور حقوق و فرائض شامل ہیں۔ اس کتاب کا مقصد فقہ حنفی کے تمام مسائل کو ایک جگہ پر منظم کرنا تھا تاکہ طلبہ اور اہل علم ان سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

کتاب کا اسلوب اور طریقہ کار:

بدائع الصنائع میں امام کاسانی کا اسلوب نہایت منظم اور علمی ہے۔ آپ نے ہر موضوع کو واضح طور پر بیان کیا اور اس میں مختلف فقہاء کے اقوال کو پیش کرتے ہوئے اپنے اجتہادی فیصلوں کی بنیاد دی۔ امام کاسانی نے اس کتاب میں فقہ حنفی کے اصولوں کو نہ صرف بیان کیا بلکہ ان کی تشریح بھی کی تاکہ ان اصولوں کی بہتر تفہیم ہو سکے۔ آپ نے اس کتاب میں اکثر مقامات پر "قواعد فقہیہ" اور "مسائل" کے درمیان تفریق کی ہے اور ان پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس میں ان اصولوں کا ذکر کیا گیا ہے جو فقہ حنفی کے تمام اہم مسائل پر لاگو ہوتے ہیں، جیسے کہ کفالة (ضمانت)، حوالہ (منقلی)، وکالہ (ایجنسی)، صلح (صلح) اور شرکت (شرکت داری)۔

بدائع الصنائع کا موجودہ دور میں اثر:

امام کاسانی کی کتاب بدائع الصنائع نہ صرف اپنے دور میں اہمیت رکھتی تھی بلکہ آج کے دور میں بھی اس کا اثر موجود ہے۔ اسلامی فقہ کے اصولوں کی تطبیق اور ان کے موجودہ قانونی نظام میں استعمال کی راہیں اس کتاب کے ذریعے واضح کی گئی ہیں۔ جدید اسلامی معاشی نظام میں اس کتاب کے اصولوں کا اطلاق خاص طور پر بینکاری، مالیاتی معاہدات،

تجارتی قوانین، اور کاروباری شراکت داری کے ماڈلز میں دیکھا جاتا ہے۔ اسلامی ممالک میں بدائع الصنائع کو پڑھ کر جدید قانونی نظاموں کے ساتھ اس کے اصولوں کا انضمام کیا جا رہا ہے تاکہ اسلامی فقہ کی روشنی میں عدلیہ اور معاشی سرگرمیاں جاری رکھی جاسکیں۔⁷

3. بدائع الصنائع میں فقہی اصولوں کا تعارف

فقہی اصول کی تعریف اور مفہوم:

فقہ اسلامی کا وہ شعبہ ہے جو شریعت کے اصولوں سے انسانی زندگی کے مختلف مسائل کو حل کرتا ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے علماء نے مختلف فقہی قواعد اور اصول وضع کیے ہیں، جنہیں "فقہی اصول" یا "قاعدہ فقہیہ" کہا جاتا ہے۔ ان اصولوں کا مقصد کسی بھی مسئلے کا شرعی حل تلاش کرنا ہوتا ہے، اور یہ اصول قرآن و سنت کی روشنی میں استنباط کیے جاتے ہیں۔ اسلامی فقہ میں قاعدہ کی تعریف کچھ اس طرح کی جاتی ہے کہ یہ ایک ایسا عمومی اصول ہے جو مخصوص معاملات میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ فقہی اصولوں کی نوعیت نہایت جامع اور وسیع ہوتی ہے، جو فقہاء کی اجتہادی محنت کا نتیجہ ہیں۔ ان اصولوں کو کسی مسئلے کی تشریح اور اس کے حل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

فقہی قواعد اور اصول:

فقہ اسلامی میں مختلف فقہی قواعد کی تفصیل دی گئی ہے جن میں اہم ترین "قاعدہ فقہیہ" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ قاعدہ فقہیہ وہ عمومی اصول ہیں جو اسلامی فقہ کے مختلف مسائل پر لاگو ہوتے ہیں۔ امام کاسانی نے بدائع الصنائع میں فقہ حنفی کے اصولوں کی وضاحت کی ہے، جنہیں بعد میں دیگر علماء نے اپنے اجتہادی فیصلوں کے لیے رہنمائی کے طور پر استعمال کیا۔ امام کاسانی نے اپنی کتاب میں مختلف فقہی قواعد کو مرتب کیا، جیسے کفالہ (ضمانت)، حوالہ (منتقلی قرض)، وکالہ (ایجنسی، صلح) اور شرکت (شراکت داری)۔ ان قواعد کو واضح طور پر بیان کر کے امام کاسانی نے نہ صرف ان کے اصولوں کو مدون کیا، بلکہ ان کی عملی تطبیق کے طریقوں کو بھی بیان کیا۔

بدائع الصنائع میں اہم فقہی اصول:

1. کفالہ: امام کاسانی نے کفالہ کے اصولوں کو نہ صرف وضاحت سے بیان کیا بلکہ اس کی عملی تطبیق پر بھی روشنی ڈالی۔ کفالہ کا مطلب ہے کہ کسی شخص کو قرض دینے یا ذمہ داری اٹھانے کے لیے کسی اور شخص کی ضمانت لینا۔ اس میں ضروری ہے کہ ضمانت دینے والا شخص، اصل قرض یا ذمہ داری کے لیے موجود ہو۔
2. حوالہ: حوالہ وہ معاہدہ ہے جس کے تحت قرض یا ذمہ داری کو کسی دوسرے شخص پر منتقل کیا جاتا ہے۔ امام کاسانی نے حوالہ کے اصولوں کی تشریح کی ہے اور بتایا ہے کہ اس میں دونوں فریقین کی رضامندی ضروری ہے۔
3. وکالہ: وکالہ، یعنی ایجنسی، کا مطلب ہے کہ کسی شخص کو کسی دوسرے کی طرف سے کسی کام کو انجام دینے کا اختیار دینا۔ امام کاسانی نے اس اصول پر تفصیل سے بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ ایجنسی کے معاہدے میں ایجنٹ کی ذمہ داریوں کا تعین کیا جانا ضروری ہے۔
4. صلح: صلح کا مطلب ہے دو فریقوں کے درمیان تنازعات کا حل کسی ثالث کے ذریعے یا براہ راست آپسی رضامندی سے۔ امام کاسانی نے اس باب میں صلح کے مختلف اقسام اور ان کی شرعی حیثیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔
5. شرکت: شرکت (شراکت داری) اسلامی قانون میں کاروباری شراکت داری کے معاہدات کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ امام کاسانی نے اس اصول کو بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ کس طرح مختلف قسم کی شراکت داریوں میں شرکاء کے حقوق و فرائض متعین کیے جاتے ہیں۔

اسلامی فقہ کے اصولوں کا موجودہ دور میں اطلاق اہمیت رکھتا ہے۔ امام کا سانی نے جو اصول وضع کیے تھے، ان کا اطلاق آج بھی مالیاتی معاہدات، بینکاری، اور تجارتی تعلقات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جدید بینکنگ سسٹمز، جیسے مضاربہ اور مشاکرہ (اسلامی شراکت داری)، کفالہ اور حوالہ جیسے اصولوں پر مبنی ہیں جو بدائع الصنائع میں امام کا سانی نے بیان کیے ہیں۔ مضاربہ اور مشاکرہ جیسے ماڈلز اسلامی بینکاری میں اس طرح استعمال ہوتے ہیں کہ شرعی اصولوں کے مطابق فریقین کے درمیان سرمایہ کاری اور منافع کی تقسیم کی جاتی ہے۔ امام کا سانی نے اپنے بدائع الصنائع میں کفالہ (ضمانت) اور حوالہ (منتقلی قرض) جیسے اصولوں کی وضاحت کی ہے، جو ان ماڈلز میں نہ صرف مالی تحفظ فراہم کرتے ہیں، بلکہ ان کے ذریعے قانونی طور پر بھی فریقین کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں۔⁸

یہ اصول آج کے تجارتی معاہدات اور بینکاری نظام میں اس طرح استعمال ہو رہے ہیں کہ دونوں فریقین کی رضامندی سے مالی معاہدے کیے جاتے ہیں، جس سے اسلامی فقہ کے مطابق اخلاقی اور قانونی دونوں طور پر تحفظ ملتا ہے۔ مثلاً، کفالہ کے تحت، کسی فرد کی مالی ذمہ داری کسی دوسرے فرد کے ذریعے قبول کی جاسکتی ہے، جب کہ حوالہ میں قرض یا ذمہ داری کو کسی تیسرے فرد پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔ امام کا سانی نے ان اصولوں کو نہ صرف فقہ حنفی کے اہم ترین مسائل میں شمار کیا، بلکہ ان کی تفصیلات اور عملی اطلاق پر بھی زور دیا ہے۔⁹

کتاب الکفالہ (ضمانت) کا تجزیہ

اسلامی قانون میں کفالہ کا مفہوم:

کفالہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں کسی شخص کو قرض یا کسی ذمہ داری کے لیے دوسرے شخص کی ضمانت دی جاتی ہے۔ اس میں ضمانت دینے والے شخص (کفیل) کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ اصل ذمہ داری کا بوجھ اپنے ذمے لیتا ہے اور اس کے ادا نہ ہونے کی صورت میں وہ قرض یا ذمہ داری ادا کرے گا۔ اسلامی قانون میں کفالہ کی ایک اہمیت ہے، کیونکہ یہ معاشرتی عدل اور مالی ذمہ داریوں کے تحفظ کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسلامی فقہ میں کفالہ کی مختلف اقسام اور اصول ہیں۔ امام کا سانی نے بدائع الصنائع میں کفالہ کی تفصیل بیان کی ہے اور اس کے اطلاق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ کفالہ میں ضمانت دینے والے شخص کی رضامندی اور اس کے حقوق کی وضاحت کی گئی ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ضمانت دینے والا شخص قرض یا ذمہ داری ادا نہ کرے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔¹⁰

بدائع الصنائع میں کفالہ سے متعلق فقہی اصول:

امام کا سانی نے بدائع الصنائع میں کفالہ کے اصولوں کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق، کفالہ کا معاہدہ مکمل طور پر رضامندی پر مبنی ہوتا ہے اور اس کی تفصیلات کو متفقہ طور پر طے کیا جاتا ہے۔ امام کا سانی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ کفالہ کا معاہدہ صرف اس صورت میں درست ہوتا ہے جب قرض یا ذمہ داری کا واضح طور پر ذکر ہو اور ضمانت دینے والے شخص کی ذمہ داریوں کا تعین کیا جائے۔ ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ امام کا سانی نے کفالہ کے حوالے سے اس بات کو واضح کیا ہے کہ ضمانت دینے والے شخص کے حقوق اور فرائض کیا ہوں گے اور اس کے خلاف کارروائی کی صورت کیا ہوگی اگر وہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ کفالہ کا معاہدہ کسی بھی قسم کی غیر قانونی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیتا اور اس میں شریعت کی حدود کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

کفالہ کا موجودہ دور میں اطلاق:

آج کے جدید بینکنگ سسٹمز اور مالیاتی معاہدات میں کفالہ کے اصول کا اطلاق اہمیت رکھتا ہے۔ اسلامی بینکوں میں قرضوں کی ضمانت دینے کے لیے کفالہ کا اصول استعمال کیا جاتا ہے، جہاں قرض لینے والے شخص کی ذمہ داری کی ضمانت کسی تیسرے شخص سے لی جاتی ہے۔ اسی طرح، کفالہ کے اصول کا استعمال قرض کی وصولی کے لیے بھی کیا جاتا ہے، تاکہ قرض کے ادا نہ ہونے کی صورت میں ضمانت دینے والا شخص اس کی ذمہ داری لے سکے۔¹¹ امام کا سانی کے مطابق، کفالہ کا اطلاق صرف مالی معاملات میں ہی نہیں بلکہ مختلف معاہدات میں بھی ہوتا ہے۔ جیسے کہ شراکت داری کے معاہدات میں، جہاں کسی ایک شریک کی ذمہ داری دوسرے شریک پر منتقل کی جاسکتی ہے۔

کتاب الحوالہ (منتقلی قرض) کا تجزیہ

اسلامی قانون میں حوالہ کا مفہوم:

حوالہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس کے تحت کسی شخص کے قرض کو دوسرے شخص پر منتقل کیا جاتا ہے۔ اس میں قرض دینے والا شخص (مکفول) اپنا قرض کسی تیسرے شخص کے حوالے کر دیتا ہے تاکہ وہ قرض کی ادائیگی کرے۔ اسلامی فقہ میں حوالہ کو جائز سمجھا گیا ہے بشرطیکہ اس کی شرعی شرائط پوری کی جائیں۔ حوالہ کا معاہدہ فریقین کی رضامندی پر منحصر ہوتا ہے اور اس میں قرض کی مکمل منتقلی کو قانونی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ امام کا سانی نے بدائع الصنائع میں حوالہ کے اصول کو بیان کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ حوالہ کا معاہدہ اس صورت میں درست ہو گا جب تمام فریقین کی رضامندی سے قرض کی منتقلی کی جائے۔¹²

بدائع الصنائع میں حوالہ سے متعلق فقہی اصول:

بدائع الصنائع میں امام کا سانی نے حوالہ کے اصول کو واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ معاہدہ کس طرح شرعی تقاضوں کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ان کے مطابق، حوالہ کا معاہدہ مکمل طور پر رضامندی پر مبنی ہوتا ہے اور اس میں قرض کے تمام پہلوؤں کو صاف اور واضح طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ امام کا سانی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ حوالہ کے ذریعے قرض کی منتقلی کا معاہدہ درست سمجھا جائے گا، اگر یہ تمام فریقین کی رضامندی سے کیا جائے اور اس میں کسی قسم کی دھوکہ دہی یا فریب شامل نہ ہو۔ اس میں قرض دینے والے شخص کی رضامندی، قرض لینے والے شخص کی رضامندی، اور تیسرے شخص (مکفول) کی رضامندی ضروری ہے۔

حوالہ کا موجودہ دور میں اطلاق:

حوالہ کا اصول آج بھی جدید مالیاتی معاہدات میں استعمال کیا جاتا ہے، خاص طور پر بینکوں اور مالی اداروں میں جہاں قرض کی منتقلی کی جاتی ہے۔ اس اصول کا اطلاق اس صورت میں کیا جاتا ہے جب کسی شخص کا قرض کسی دوسرے شخص پر منتقل کیا جائے اور اس میں تمام فریقین کی رضامندی شامل ہو۔

کتاب الوکالہ (ایجنسی) کا تجزیہ

اسلامی قانون میں وکالہ کا مفہوم:

وکالہ اسلامی فقہ میں ایک اہم اور وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا معاہدہ ہے جس میں کسی شخص (موکل) دوسرے شخص (ایجنٹ) کو کسی خاص کام یا معاہدہ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ معاہدہ عموماً قانونی، تجارتی، یا مالی امور میں استعمال کیا جاتا ہے، جہاں ایجنٹ موکل کی طرف سے کسی مخصوص کام کو انجام دیتا ہے۔ وکالہ کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ موکل اپنی ذاتی موجودگی یا وقت کی کمی کے باوجود اپنے کاموں کو مکمل کر سکے۔

اسلامی فقہ میں وکالہ کو جائز اور قابل اعتماد قرار دیا گیا ہے بشرطیکہ ایجنٹ کے اختیارات کی وضاحت کی جائے اور اس کے فرائض کی حدود کو واضح طور پر طے کیا جائے۔ وکالہ کے ذریعے ایجنٹ کو جو اختیارات دیے جاتے ہیں، وہ ان کی نوعیت، کام کی نوعیت اور اس کی حدود کے مطابق مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثلاً، اگر کسی شخص کو کسی کاروباری معاہدے کے لیے ایجنٹ مقرر کیا جائے، تو اس کے اختیارات صرف اس معاہدے تک محدود ہوں گے، اور اس سے باہر ایجنٹ کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا۔

بدائع الصنائع میں وکالہ سے متعلق فقہی اصول:

امام کاسانی نے اپنی کتاب بدائع الصنائع میں وکالہ کے اصولوں کی تفصیل پیش کی ہے اور اس کی شرعی حیثیت کو واضح کیا ہے۔ امام کاسانی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وکالہ کا معاہدہ مکمل طور پر رضامندی پر مبنی ہونا چاہیے، اور ایجنٹ کے اختیارات کی حدود کو واضح طور پر بیان کرنا ضروری ہے۔ اس کے مطابق، ایجنٹ کو اس بات کا اختیار دیا جاسکتا ہے کہ وہ کسی کاروباری معاہدے کو طے کرے، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی ذمہ داریوں اور اختیارات کا تعین کیا جائے تاکہ بعد میں کوئی قانونی تنازعہ پیدا نہ ہو۔ امام کاسانی نے بدائع الصنائع میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وکالہ کے معاہدے کی نوعیت اور ایجنٹ کے اختیارات کا تعین اس بات پر منحصر ہے کہ موکل اور ایجنٹ کے درمیان کیا معاہدہ کیا گیا ہے۔ اگر وکالہ کا معاہدہ عارضی نوعیت کا ہو، جیسے کسی مخصوص کام یا معاہدے کے لیے، تو ایجنٹ کے اختیارات بھی محدود ہوں گے۔ تاہم، اگر وکالہ کا معاہدہ وسیع نوعیت کا ہو، جیسے کسی کاروباری شرکت داری یا مستقل کاروباری سرگرمی کے لیے، تو ایجنٹ کے اختیارات وسیع ہوں گے۔ ایک اور اہم نکتہ جو امام کاسانی نے بدائع الصنائع میں بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ وکالہ کا معاہدہ کسی بھی قسم کی دھوکہ دہی یا فریب سے پاک ہونا چاہیے۔ ایجنٹ کو اس بات کی ذمہ داری دی جاتی ہے کہ وہ موکل کے مفادات کا تحفظ کرے اور کوئی ایسا عمل نہ کرے جو موکل کے مفادات کے خلاف ہو۔ اس میں ایجنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض ایمانداری سے انجام دے اور موکل کے اعتماد کو پامال نہ کرے۔

وکالہ کا موجودہ دور میں اطلاقی:

آج کے دور میں وکالہ کے اصول مختلف تجارتی، کاروباری، اور قانونی شعبوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اسلامی بینکنگ سسٹمز میں، وکالہ کا معاہدہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کسی فرد کو دوسرے فرد کی طرف سے مالیاتی یا تجارتی معاملات انجام دینے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ اس میں موکل اپنے ایجنٹ کو مالی معاہدات کرنے، اثاثوں کی خرید و فروخت کرنے، یا تجارتی معاہدوں کو مکمل کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اسلامی مالیاتی اداروں میں وکالہ کا اصول اس طرح استعمال کیا جاتا ہے کہ بینک اپنے صارفین کے لیے مختلف مالیاتی خدمات فراہم کرتا ہے اور اس کے بدلے ایجنٹ کی حیثیت سے صارف کی طرف سے کام کرتا ہے۔ بینک اپنے صارف کی اجازت سے مختلف تجارتی سرگرمیوں کو انجام دیتا ہے، جیسے قرضے دینا یا مالیاتی مشورے دینا۔ اسی طرح، وکالہ کا اصول قانون کے مختلف شعبوں میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے وکالت کے معاملات میں وکیل کو اپنے موکل کی طرف سے مقدمات کی پیروی کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ وکالت کا معاہدہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وکیل اپنے موکل کی طرف سے قانونی معاملات کو مناسب طریقے سے طے کرے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی بھی قانونی عمل کو نہ کرے۔ امام کاسانی کے اصولوں کو جدید دور میں اس طرح اپنایا گیا ہے کہ وکالہ کے معاہدات کو صحیح طور پر تشکیل دے کر ان کے اطلاق کو بہتر بنایا جاسکے۔ اس کے ذریعے، اسلامی قانون کے مطابق تجارتی اور قانونی امور میں شفافیت اور اعتماد کو فروغ دیا گیا ہے۔

کتاب (صلح) کا تجزیہ

اسلامی قانون میں صلح کا مفہوم:

صلح اسلامی قانون میں تنازعات کے حل کا ایک اہم طریقہ ہے جس میں فریقین آپس میں اختلافات کو خوشی سے حل کرتے ہیں۔ اس عمل میں ایک یا دونوں فریقین اپنے حقوق میں کچھ نرمی اختیار کر کے کسی ثالث یا باہمی رضامندی سے ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کرتے ہیں۔ صلح کا مقصد فریقین کے درمیان تنازعات کو حل کرنا اور

معاشرتی تعلقات کو بحال رکھنا ہے۔ اسلامی فقہ میں صلح کو جائز قرار دیا گیا ہے بشرطیکہ یہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو اور فریقین کی رضامندی سے کی جائے۔ امام کا سانی نے بدائع الصنائع میں صلح کے مختلف اقسام کو وضاحت سے بیان کیا ہے، اور بتایا ہے کہ کس طرح اس اصول کا اطلاق اسلامی معاشرت اور قانونی معاہدات میں کیا جاسکتا ہے۔

بدائع الصنائع میں صلح سے متعلق فقہی اصول:

امام کا سانی نے بدائع الصنائع میں صلح کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور اسے ایک ایسا طریقہ کار قرار دیا ہے جس کے ذریعے مختلف تنازعات کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے صلح کے مختلف اقسام اور ان کی شرعی حیثیت کو واضح کیا ہے۔ ان کے مطابق، صلح اس صورت میں جائز ہوگی جب یہ فریقین کی رضامندی سے کی جائے اور اس میں کسی قسم کا دھوکہ یا فریب شامل نہ ہو۔ امام کا سانی نے یہ بھی بتایا ہے کہ صلح کے معاہدے کی نوعیت اور اس میں فریقین کے حقوق و فرائض کو طے کرنا ضروری ہے تاکہ بعد میں کوئی تنازعہ پیدا نہ ہو۔ صلح میں یہ بھی ضروری ہے کہ فریقین ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں اور کسی بھی قسم کے مالی یا قانونی نقصانات سے بچنے کی کوشش کریں۔

صلح کا موجودہ دور میں اطلاق:

آج کے دور میں صلح کے اصول کا استعمال مختلف شعبوں میں کیا جا رہا ہے، خاص طور پر قانون اور تجارتی معاہدات میں۔ اسلامی بینکنگ اور مالیاتی اداروں میں صلح کا اصول اس طرح استعمال ہوتا ہے کہ فریقین کے درمیان کسی مالی تنازعے کو ثالثی کے ذریعے حل کیا جاتا ہے، تاکہ دونوں فریقین کے مفادات کا تحفظ کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ، تجارتی اور کاروباری دنیا میں بھی صلح کے معاہدے کیے جاتے ہیں تاکہ فریقین کے درمیان اختلافات کو باہمی رضامندی سے حل کیا جاسکے۔ اس میں شراکت داری کے معاہدات، قرض کے تنازعات، اور مختلف مالی معاملات شامل ہیں۔

کتاب شرکہ (شراکت داری) کا تجزیہ

اسلامی قانون میں شرکہ کا مفہوم:

شرکہ اسلامی فقہ میں شراکت داری کے معاہدے کو کہا جاتا ہے، جس میں دو یا زیادہ افراد ایک دوسرے کے ساتھ کسی کاروباری یا تجارتی سرگرمی میں شریک ہوتے ہیں۔ شرکہ کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ فریقین اپنے وسائل کو یکجا کر کے ایک مشترکہ مقصد کے لیے کام کریں اور اس کے نفع و نقصان میں حصہ دار ہوں۔ اسلامی فقہ میں شرکہ کے مختلف اقسام ہیں، جیسے کہ شرکہ اختیار (مشترکہ ملکیت)، شرکہ مضاربہ (منفعت کی تقسیم) اور شرکہ معاہدہ (مخصوص تجارتی معاہدہ)۔ امام کا سانی نے بدائع الصنائع میں ان اقسام کا تفصیل سے تجزیہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح مختلف شرکاء کے حقوق اور فرائض متعین کیے جاتے ہیں۔

بدائع الصنائع میں شرکہ سے متعلق فقہی اصول:

امام کا سانی نے بدائع الصنائع میں شرکہ کے اصولوں کی وضاحت کی ہے اور ان کو اسلامی مالیات میں لاگو کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔ ان کے مطابق، شرکہ کا معاہدہ مکمل طور پر فریقین کی رضامندی پر مبنی ہوتا ہے اور اس میں فریقین کے حقوق اور نفع و نقصان کی تقسیم کے بارے میں واضح طور پر ذکر کیا جانا ضروری ہے۔ امام کا سانی نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ شراکت داری کے معاہدات میں ایک شریک کی ذمہ داریوں کو دوسرے شریک پر منتقل نہیں کیا جاسکتا، اور ہر شریک کا نفع و نقصان اس کے سرمایہ اور کام کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

شرکہ کا موجودہ دور میں اطلاق:

آج کے دور میں شرکہ کے اصول کا اطلاق خاص طور پر اسلامی مالیاتی اداروں میں دیکھا جاتا ہے، جہاں مضاربیت اور مشارکہ کے اصولوں پر کاروباری شراکت داری کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اسلامی بینکوں میں فریقین کے درمیان نفع و نقصان کی تقسیم میں شراکت داری کے اصول کو اپنایا جاتا ہے، تاکہ اس معاہدے میں تمام فریقین کو شریعت کے مطابق منصفانہ حصہ مل سکے۔ اس کے علاوہ، مختلف تجارتی معاہدات میں بھی شرکہ کے اصول کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کاروباری شراکت داریوں کو ایک منظم اور قانونی انداز میں چلایا جاسکے۔

اس تحقیق میں امام کاسانی کی کتاب بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں موجود فقہی اصولوں کا جامع اور تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے، جن میں کفalah (ضمانت)، حوالہ (منتقلی قرض)، وکالہ (نمائندگی)، صلح (مصالحت) اور شرکہ (شراکت داری) جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔ امام کاسانی نے ان اصولوں کی تفصیل سے وضاحت کی ہے اور ان کے مختلف فقہی مکاتب فکر میں اختلافات کو اجاگر کرتے ہوئے ان کے اطلاقی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اس تحقیق نے نہ صرف ان فقہی اصولوں کے تاریخی پس منظر کو سمجھا بلکہ ان کے موجودہ دور میں اطلاق اور اہمیت پر بھی تفصیل سے بحث کی، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ یہ اصول آج کے معاشی، تجارتی اور قانونی نظاموں میں کس طرح کارگر ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس تحقیق کے ذریعے یہ بات ثابت ہوئی کہ امام کاسانی کے وضع کردہ فقہی اصول آج بھی اسلامی مالیاتی اداروں، تجارتی معاہدات اور قانونی نظاموں میں استعمال ہو رہے ہیں۔ امام کاسانی نے جو فقہی اصول وضع کیے تھے، وہ نہ صرف فقہ حنفی کے مطابق صحیح تھے بلکہ ان کا اطلاق دیگر فقہاء کے اجتہاد اور مختلف قانونی نظاموں میں بھی کیا جاسکتا تھا۔ ان اصولوں کا استعمال اسلامی فقہ کی روشنی میں عالمی سطح پر شفافیت، انصاف اور اخلاقی ضوابط کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے۔

کفalah، حوالہ اور وکالہ جیسے اصول اسلامی مالیاتی نظاموں میں اہمیت رکھتے ہیں اور ان کا اطلاق آج بھی قرضوں کی ضمانت، قرضوں کی منتقلی اور تجارتی نمائندگی میں کیا جاتا ہے۔ اسی طرح صلح اور شرکہ کے اصول کاروباری معاہدات اور تجارتی تعلقات میں مفاہمت اور شراکت داری کے معاہدوں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان اصولوں کا استعمال یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی فقہ نہ صرف مذہبی بلکہ دنیاوی زندگی میں بھی ایک مکمل اور جامع نظام فراہم کرتا ہے، جو اخلاقی اور عدلیہ کی بنیادوں پر کام کرتا ہے۔ اس تحقیق نے اسلامی فقہ کے اصولوں کی افادیت کو موجودہ دور میں سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ امام کاسانی کی کتاب بدائع الصنائع نے فقہ حنفی کے اصولوں کو اس طرح مرتب کیا کہ ان کا استعمال عالمی معاشی اور قانونی نظاموں میں ممکن ہو سکے۔ ان اصولوں کی تفصیل اور ان کے عملی اطلاق نے نہ صرف اسلامی قانون کے طالب علموں کے لیے ایک رہنمائی فراہم کی ہے بلکہ ان کی اہمیت اور افادیت کو جدید دور کے چیلنجز میں اجاگر کیا ہے۔

یہ تحقیق اس بات کو بھی واضح کرتی ہے کہ اسلامی فقہ کی اصولی تفصیلات اور ان کے اطلاق کے طریقے نہ صرف مذہبی معاملات کو صحیح سمت دیتے ہیں بلکہ معاصر دور کے پیچیدہ معاشی، تجارتی اور قانونی مسائل کے حل میں بھی مؤثر ہیں۔ اس میں موجود اصول نہ صرف اسلام کے بنیادی تعلیمات کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر ایک بہتر قانونی اور اخلاقی ماحول کے قیام میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ آخر کار، یہ تحقیق امام کاسانی کی فقہ کی عظمت اور اس کے عصری اطلاق کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے اور اسلامی فقہ کو موجودہ دور کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔ اس کے ذریعے ہمیں اسلامی قانون کی اصل روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب ملتی ہے تاکہ ہم ایک عدلیہ، شفافیت اور اخلاقی ضوابط سے بھرپور معاشرتی اور اقتصادی نظام قائم کر سکیں۔

حوالہ جات

¹ - عبدالکریم زہرہ، فقہ حنفی کی تصانیف اور ان کا اثر (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2002)، 210-215۔

²۔ یوسف القرضاوی، اسلامی فقہ: اصول وقواعد (قاہرہ: دار السلام، 2010)، 90-95۔

³۔ حافظ محمد عثمان، "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں عائلی احکام سے متعلق قیاس سے استنباط کا عصری تناظر میں تحقیقی مطالعہ"، (پی ایچ ڈی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، 2010)، 75۔

⁴۔ امام کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (بیروت: دار العلم، 2004)، 45-50۔

⁵۔ حافظ محمد عثمان، "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں عائلی احکام سے متعلق قیاس سے استنباط کا عصری تناظر میں تحقیقی مطالعہ"، (پی ایچ ڈی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، 2010)، 52۔

⁶۔ عبدالکریم زہرہ، فقہ حنفی کی تصانیف اور ان کا اثر، 118-120۔

⁷۔ حافظ نجم الحق، "بدائع الصنائع کی کتاب الشفعہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ"، (پی ایچ ڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، 2012)، 58۔

⁸۔ عبدالرحمن بن صالح العبد اللطیف، القواعد والضوابط الفقہیہ المستعینہ للتیسیر، الطبعة الاولى (المدينة المنورة: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، 1423ھ)، 01: 34۔

⁹۔ محمد بن احمد بن ابی سہیل، المبسوط للسرخسی، ج 7: 186۔

¹⁰۔ امام کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 75-72۔

¹¹۔ یوسف القرضاوی، فقہ المعاملات (دوحہ: دار السلام، 2009)، 112۔

¹²۔ حافظ نجم الحق، "اسلامی مالیاتی معاہدات میں حوالہ کا اصول"، (پی ایچ ڈی، جامعہ اسلامیہ، 2013)، 102۔